49005 ـ اپنی یا کسی دوسرے کی تھوک نگلنے کا حکم

سوال

انسان کا اپنی تھوک نگلنے کا کیا حکم ہے میں رمضان میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ نگلنے سے بچنے کےلیے بہت زیادہ تھوکتے رہتے ہیں ، اورخاص کروضوء میں کلی کرنے کے بعد ، اوراس تھوک کا کیا حکم ہے اگریہ تھوک کسی دوسرے مثلابیوی کی ہو ؟ہمیں اس کے بارہ میں فتوی دیکر عنداللہ ماجور ہوں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

اسلام کے احکام وقوانین اورشریعت اسلامیہ آسانی وسہولت اورغیرعادی مشقت وتکلیف سے احتراز پرمبنی ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی روزوں کی آیات میں ہی یہ فرماتے ہیں :

اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کانہیں البقرۃ (185) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا تمہیں پاک کرنے کاارادہ ہے ، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ارادہ ہے تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو المائدۃ (6) ۔

اورایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اورتم پر دین کے بارہ میں کوئي تنگي نہیں ڈالی الحج (78) ۔

لھذا جس میں مشقت ہو اوراس سے عادتا بچناممکن نہ ہوتووہ روزہ پر کچھ اثرانداز نہیں ہوتا اورانسان کا روزے کی حالت میں تھوک نگلنا بھی اس میں شامل ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فصل : اورجس چيز سے بچنا اوراحتراز كرنا ممكن نہ ہو مثلا تھوک نگلنا اس سے روزہ نہيں ٹوٹتا ، اس ليے كہ اس سے بچنا بہت ہى شاق ہے لھذا يہ گردوغباراورآٹا چھانتے وقت اڑنے والے آٹے كےمشابہ ہے ، لھذا اگر اس نے اسے جمع كركے قصدا بھى نگلا تواس سے روزہ نہيں ٹوٹے گا ۔

اس ليے كہ اس كے پيٹ ميں معدہ سے پہنچ رہى ہے لھذا اگروہ تھوک جمع نہيں كرتا اوراسے قصدا نگلتا ہے تواس سے روزہ نہيں ٹوٹتالھذا جمع كر كےنگلنا بھى اسى كے مشابہ ہے ۔

ديكھيں : المغنى لابن قدامہ المقدسى (3 / 16) ۔

اورحاشيہ قليونى ميں ہے :

(اسى طرح يہ بھى ہے كہ اگر كسى شخص نے زبان نكالى اوراس پرتھوک بھى ہو پھر اس نے زبان اندر كركے اس پرجوكچھ تھا نگل ليا توصحيح قول كے مطابق اس كا روزہ نہيں ٹوٹے گا ، اس ليے كہ زبان اندر ہى جتنا بھى اسے الٹ پلٹ كرے تواس جس پراس كا معدہ ہے اس سے جدا نہيں ہوگا) ديكھيں حاشيۃ قليونى (2 / 73) ۔

دوم :

كلى كرنے كے بعد روزہ دار كے ليے كيا واجب ہے :

امام نووى رحمہ اللہ تعالى اپنى كتاب " المجموع " ميں كہتے ہيں :

متولى وغيرہ كا كہنا ہے : جب روزہ دار كلى كرے تواسے پانى لازما باہر نكالنا ہوگا ، ليكن اس پر يہ لازم نہيں كہ وہ اندر سے منہ كو كپڑے وغيرہ سے خشک كرتا پھرے ، اس ميں كوئي خلاف نہيں ۔ اھـ

ديكھيں : المجموع (6 / 327) ۔

اورشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

(اگركوئي شخص اذان فجر كے وقت پانى پيئے تواس پرتھوكنا واجب نہيں ، اس ليے كہ ہمارے علم كے مطابق صحابہ كرام سے يہ ثابت نہيں كہ جب كوئي طلوع فجر كے وقت پانى پيئے تو پانى كے ذائقہ كو ختم كرنے كے ليے تھوكے ، بلكہ يہ اس كے ليے معاف ہے) شرح الممتع (6 / 428) ۔

اورجولوگ يہ كہتے ہيں كہ كلى كرنے كے بعد تھوكا جائے وہ بھى كلى كرنے والے سے يہ مطالبہ نہيں كرتے كہ پانى پھنكنے كے بعد ايک بارسے زائد تھوكا جائے ، تھوكنے كى شرط اس ليے لگاتے ہيں كہ تھوک ميں پانى مل جاتا ہے

لهذا صرف پانی کے اخراج سے ہی نہیں نکل جاتا ، اوروہ تھوک میں مبالغہ کی بھی شرط نہیں لگاتے ، اس لیے کہ اس کے بعد توصرف تری اوررطوبت ہی باقی بچتی ہے جس سے احتراز ممکن نہیں ۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 63) ۔

لیکن اگر تھوک میں اس کے علاوہ کوئي ایسی چیزمل جائے جس سے احتراز اوربچنا ممکن ہو تواسے باہر پھینکنا لازم ہے ، پھر اس کے بعد اگراس کے کوئي آثار یا خوشبواور ذائقہ وغیرہ باقی رہتا ہے تو اس سے کوئي نقصان نہیں مثلا سحری کے بعد منہ میں کھانے کے کچھ ذرات کا باقی بچنا ، یا پھر مسواک کے ذرات ، اورمسوڑھوں سے نکلنے والا خون وغیرہ ۔

آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

(37745) اور (37937) اور (12597) کے جوابات دیکھیں ۔

لهذا اس بنا پر وہ لوگ جورمضان المبارک میں کثرت سے تھوکتے ہیں ہمیں تو ان کے ایساکرنے میں کوئي وجہ نظر نہیں آتی ، صرف یہ نظرآتا ہے کہ وہ ایسی چیز سے احتراز کرنا اوربچنا چاہتے ہیں جس سے احتراز مشروع ہی نہیں ، جس کی بنا پر انہیں روزے میں مشقت اورپیاس اورمنہ خشک ہونے جیسی علتوں کا سامنا کرنا پڑے گا ، اوراس کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ تنگي بھی پیدا ہوگي ، اورخاص کر جب وہ ایسی جگہوں میں ہوں جہاں پرتھوکنا ہی ممکن نہ ہو یا پھر ان کے پاس کو ٹشو پیپر وغیرہ بھی نہ ہوں ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرو اذکار کے لیے بھی زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ وہ جلد ہی وہاں سے اٹھ جائے گا جس کی بنا پر وہ اس ماہ مبارک کے فضائل سے ہی محروم رہے گا ۔

سوم :

رہا مسئلہ بیوی کی تھوک نگلنے کے متعلق تواس کے بارہ میں ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یا اس نے کسی دوسرے کی تھوک نگل لی توروزہ ٹوٹ جائے گا ، اس لیے کہ اس نے اپنے منہ کے علاوہ کسی اورکی تھوک نگلی ہے تویہ اسی طرح ہوا کہ کوئي اور چیز نگل لی جائے ۔

اگریہ کہا جائے کہ عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان سے بوس وکنار کرتے تھے اوران کی زبان بھی چوستے تھے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2386) ۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ابوداود رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کے بارہ میں

کہا ہے کہ یہ سند صحیح نہیں ۔

حدیث میں (زبان کوچوستے تھے) کے الفاظ کے زیادہ ہونے کو کچھ نے ضعیف قرار دیا ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف سنن ابوداود میں بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

اورابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ حدیث صحیح ہوتو اس کی دو توجیہیں ہونگی :

اول : یہ دونوں مسئلے ایک دوسرے سے مرتبط ہی نہیں بلکہ غیر مرتبط اورمختلف ہیں ان کا کہنا ہے : (اس کا بھی جواز ہے کہ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں زبان چوستے تھے) ۔

دوم : اس حدیث میں تھوک نگلنے کی دلیل نہیں پائي جاتی ، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : (یہ ہوسکتا ہے کہ زبان چوستے ہوں لیکن پھر وہ اسے نگلتے نہ ہوں ، اوراس لیے کہ یہ بھی ثابت نہیں کہ ان کی زبان پر پائي جانے والی تری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں گئي ہو) دیکھیں المغنی (3 / 17) ۔

تواس بنا پر اگر خاوند اوربیوی دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کی تھوک نہ نگلی ہو تواس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا ۔

لیکن خاوند یا بیوی کا دوسرے کی زبان چوسنا جماع کے اسباب میں سے باقی رہے گا ، اگرکسی کو ڈر ہوکہ بوس وکنار اور جماع کے دوسرے اسباب کی بنا پر اسے انزال ہوسکتا ہے تواس کے حق میں ایسا کرنا حرام ہوگا ، لیکن اگر اسے اپنے آپ کنٹرول ہو تو صحیح یہی ہے کہ اس کے ایسا کرنا جائز ہے اوراس میں کوئی کراہت نہیں ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوس وکنار کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1927) صحیح مسلم حدیث نمبر (1106) دیکھیں الشرح الممتع (6 / 433) کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کوایسی چیزوں سے محفوظ رکھے جس کی بنا پر اس کے روزے کے اجروثواب میں نقص اورکمی ہونے کا اندیشہ ہو ، اورخاص کرجب یہ کام رمضان کی ہر رات میں کرنے جائز ہوں ۔

آپ مزید تفصیلی معلومات کے لیے سوال نمبر (20032) اور (14315) کے جوابات کا مطالعہ کریں ۔

واللہ تعالی اعلم .